فمال هؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا

الحمد لله که این رساله مسمّے بنمونه از خروار در اظهار جهالت مؤلفین تحفة المبتدی

وزن المحققین

علے

وزن المقلدین

مؤلفه عالم لوذعی فاضل یلمعی مولوی عبد الحمید صاحب عظیم آبادی سلمه الله

در مطبع رحمانی واقع دهلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای روبہک چرا نشستی بجائے خویش	با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین اما بعد جمیع اہل اسلام پر واضح ولائح ہو کہ بالفعل کتاب ہزیمت انتساب بقول مشہور۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ المسمی بفتح المبین بنام نہاد ایک نامہ سیاہ جو تمام متقشفین مقلدین نے چار یا پنج برس کی مدت میں بعد مشورۂ احباب واتفاق صحاب بسعی بلیغ وجہد تمام بڑی جانفشانی سے بعد حک وفک تالیف کی ہے معائنہ میں آئی اُسکے دیکھنے سے عجیب حیرت ہوئی کہ بار خدایا سالہا سال سے انتظاری اس کتاب کی کرتے تھے اور یہ خیال مرکوز خاطر تھا کہ اب مقلدین راہ حق ویقین اختیار کرینگے مگر دیکھنے کتاب مذکور سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہزیمت انتساب کسی امر میں صراط مستقیم مذہب اہل سنت والجماعت پر ثابت قدم نہ رہے بلکہ پہلے سے زیادہ انتصار امر باطل پر کھل کھیلے اور بے حیا بار جو دل میں آیا بک دیا اور ان ہفوات بے بنیاد اور کبوات خلاف راہ سداد کا نام جواب رکھدیا۔ شعر

شیوۂ جہل وتجاہل ہفوات وکبوات ٭ آنچہ شیعہ ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ وبا اینہمہ مزید اعتبار کے لیے اُن لوگوں کی مُہریں ثبت کرائیں جو بیچارے یا زمرۂ منکرین میں داخل ہیں جیسے عبد القادر بدایونی واحمد رضا بریلوی وغیرہما کہ باتفاق علمائے لکھنو ودہلی وپنجاب ومصر وشام وروم وعراق وحرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وکرامۃ محض خارج از اسلام ہیں یا اُن اطفال خُردسال کی شل علی احمد وعنایت احمد ودیگر طلبہ کہ جن بیچاروں کے ہنوز دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے اور عقیدہ یہ کہ تعزیہ بنانیکو فرض سمجھتے ہیں یا اُن پیران نابالغ کی جنکو علوم دین سے مطلقاً مس نہیں جیسے محمد شاہ وعبد الحق پنجابی ومحمد حسن سنبھلی وعبد الرحیم دہلوی واہالیان دیوبند ومنگلور وگنج فہمان رامپور وبریلی ومجتہدان لکھنو وغیرہم۔ طرہ یہ ہے کہ جس امر کے لیے اسقدر جان لڑائی اور صرف زر خطیر کرکے خود [illegible]

پرشیون نے اپنی عمر عزیز گنوائی اُس سے بالکل دست بردار ہوگئے اور بفحوائی یخربون بیوتہم

بایدیہم وایدی المومنین خانہ تو تعمیر وجوب تقلید مجتہد معین کی بالکل بنیاد اکھیڑ دی اہل انصاف

ملاحظہ فرمائیں کہ مولفین ہزیمۃ المقلدین صفحہ ۱ مین لکھتے ہین غرض کہ تقلید ائمہ کی کوئی

معیوب امر نہین بلکہ اسکو برا سمجھنا اپنی جہالت ظاہر کرنا ہے ہمین تو بڑے مصالحہ دینی

و اخروی موجود ہین الی ان قال پس حنفیہ کا التزام کرنا اسکو مقتضی نہین کہ تقلید کے وجوب

مین کوئی نص قطعی وارد ہے البتہ بعضے حنفیہ نے اسمین ایسا غلو کرلیا ہے کہ محققین اسکو پسند نہین

کرتے ہین اور صـ ۳۲ مین صاف یون مرقوم ہے اگر ہر مسئلہ مین امام صاحب کے قول پر تقلید واجب

جانتے تو کوئی مسئلہ امام صاحب کا غیر مفتی بہ نہوتا حالانکہ ایسا نہین اور یہی مراد علامہ شامی

کی ہے اور صـ ۳۳ مین ہے حاصل کلام یہ ہے کہ حنفیہ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے ہین

محققین حنفیہ نے کہ جس مسئلہ مین اُنکو خلاف حدیث معلوم ہوا ترک کردیا اور صـ ۳۵ مین صاف

یون لکھا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو شخص واقف سنت ہو اُسکو حنفی یا شافعی بننا کچھ ضرور نہین

انتہے بلفظہ عجیب بات ہے کہ مولفین کی رائے بالکل مخالف ہے مقرظین کے اور مقرظین کی رائے بالکل

مضاد ہے مولفین کی دیکھئے سرآمد مقرظین عبد القادر بدایونی فرزند دلبند شیخ نجدی تو

حنفیہ کو بالکل گمراہ اور ضال اور کتب فقہیہ کو محض ضلالت و گمراہی سمجھتا ہے چنانچہ بوارق شیخ نجدی مین صاف

یون مرقوم ہے اندراج خوارج و معتزلہ در حنفیہ زیاد از صد ست ہزاران ہزار خوارج و معتزلہ در فروع فقہیہ حنفی المذہب

بودہ اند تلامذہ خاص امام اعظم و ابو یوسف متمذہب بمذاہب باطلہ گزشتہ وہزاران ہزار روایت

ازان کسان مطابق مذہب ایشان در کتب فتاوی دخل انتہے اور دوسری جگہ یہی اندراج

خوارج و معتزلہ در حنفیہ بحدیست کہ تمیز آن بجز و قفین بر دیگرے مشکل الخ اور تیسرے مقام پر ہے

باید دانست کہ صاحب درمختار و صاحب اشباہ از حنین فقہا نیستند کہ بمقابلہ کلان تران

قول ایشان قابل اعتبار باشد الخ علاوہ ازین اہل کتاب کے نزدیک مدینہ طیبہ حرم نہین

چنانچہ کتاب مذکور مین مضمون سطور بڑی شد و مد سے موجود ہے بخلاف عبد القادر

بدایونی کے کہ وہ مدینہ طیبہ کو حرم جانتا ہے بلکہ اُسپر ایسا اصرار کرتا ہے کہ اُسکے

منکر پر حکم کفر کا لگاتا ہے و علی ہذا القیاس فقہا فاطبتہ قبر پختہ بنانیکو منع بتاتے ہین

چنانچہ برہان شرح مواہب الرحمان وغیرہ مین مصرح ہے اور دومی الیہ اسکو واجب
جانتا ہے وعلی ہذا القیاس یعنی قبر پر چادر چڑہانا تمام فقہا ممنوع فرماتے ہین اور شخص
مذکور اسکو فرض و واجب سمجھتا ہے اور منکر پر حکم کفر لگاتا ہی اور اعتقاد سماع موتی کو فقہا
حنفیہ باطل اور بے اصل جانتے ہین چنانچہ شرح جامع صغیر و فتح القدیر و عنایہ و کفایہ
و زیلعی و کافی شرح وافی وغیرہا مین بتصریح موجود ہے اور وہ حماقت شعار اس
عقیدہ کے منکر کو کافر بتاتا ہے اور محمد شاہ و ارشاد حسین و عبد الرحیم وغیرہم جملہ مہر کنندگان
جامع الشواہد کو دیکھیے کہ وہ تقلید مجتہد معین کو واجب جانتے ہین چنانچہ انتصار الحق و
مدار الحق و قول سدید و دلائل واثقہ و توقیر و تنویر وغیرہ رسائل مقلدین متقشفین مین
موجود ہے اور یہی مذہب جملہ سفہاے مقلدین متعصبین اہل دستخط و مواہیر کا ہے
حالانکہ مولفین ہزیمۃ المقلدین اسکے وجوب سے انکار محض کرتے ہین و قائلین وجوب کو
غالی اور برا بتاتے ہین پس حسب اقرار اہل کتاب دستخط کنندگان غالی و بدمذہب
ٹھیرے اور حسب اقرار اہل دستخط مولفین بے ایمان و لامذہب سبحان اللہ عجب تماشہ
ہے کہ مولفین جس امر کے انکاری ہین معترضین اسکی اقراری اب تو خاصی آپسمین جوتی پیزار
ہونے لگی ۱؎ وکفی اللہ المومنین القتال صدق اللہ جل ذکرہ تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتی ذلک
بانہم قوم لایعقلون ۲؎ جنون مین دیکھیے میدان کسکے ہاتھ رہتا ہے + پڑی ہے
آبلون مین پھوٹ اور ایکا ہے خارونمین + اور بعض البیلے منگلور کے کٹھ ملا نے اپنے استاد
کٹھ ملا سے جو امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ کی نسبت نقل کیا ہے
جسکا حاصل یہ ہے کہ امام بخاری رح زمرہ فقہا سے خارج ہین حالانکہ یہ کہنا محض دروغ
بے فروغ ہے اور محمول تعصب و عناد چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی ابی مصعب رح سے
نقل کرتے ہین کہ محمد بن اسمعیل افقہ ہے نزدیک ہمارے اور ماہر زیادہ ہے حدیث مین
احمد بن حنبل سے اور اگر دیکھا مین امام مالک رح اور امام بخاری رح کو تو کہتا مین دونون
یکسان ہین فقہ اور حدیث مین اور کہا قتیبۃ بن سعید نے کہ بیٹھا مین فقہا و زہاد و عباد
کے پاس لیکن نہین دیکھا مین نے مانند بخاری رح کے اور بخاری رح اپنے زمانہ مین ایسے تھے

۱؎ کفایت نہیں کرتی اللہ مسلمانون کو اور انکی لڑائی سے ۱۲

۲؎ گمان کرتا ہے تو انکو اکٹھے اور دل انکے متفرق ہین یہ سبب اسکے ہے کہ وہ لوگ قوم ہین نہیں عقل رکھتے ۱۲

کہ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ مین قطع نظر اسکے اہل کتاب نے جو عبارت صفحہ ۳۱۴ مین
تہذیب الاسمار کے نقل کی ہے اسمین صاف موجود ہے کہ امام بخاری رح سید الفقہا تھے
پس قول اہل کتاب مبطل قول سفہائے منگلور ہے اور قول لواج منگلور مبطل اہل کتاب
ع عاشق صادق مبارک اب بنے گی تیری بات ❊ ہے رقیبان سیہ بختو نکی آپسمین چلی ❊
اور عبد الرحیم دہلوی کا تو عجب حال ہے کہ مثل روافض کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم
کو سفہا بتاتا ہے چنانچہ صفحہ ۴۹۶ مین صحابہ رض پر یون تبرا کرتا ہے پیغمبر صلعم مشورہ فقہائے
صحابہ سے لیتے تھے یا سفہائے صحابہ سے الخ نعوذ باللہ منہ یہ مقولہ بعینہ مشرکین عرب
کا ہے جیسا کہ صحابہ کو وہ کہتے تھے انومن کما آمن السفہا اہل اسلام اب اس سفیہ کے
ایمان کو دیکھین کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہ جو بالاتفاق افضل امت ہین شان مین
یہ گستاخی کی ہے تو مولوی عبید اللہ صاحب کو یہودی کہنا ایسے ظالم کے نزدیک
کیا بڑی بات ہے ع کھل گیا تیرا تقیہ کھل گیا ❊ حنفیون مین رافضی تھا تو چھپا ❊ اور نیز
یہ تبرائی تعزیہ بنانے و علم شدے اٹھانے و مجلس ماتم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
و محفل مولود شریف سجھانے کو بدعت شرعیہ نہین جانتا اور بے محابا بدعت حسنہ کا دم
بھرتا ہے حالانکہ امام اعظم صاحب رح کے نزدیک ہر بدعت ضلالت ہے اور یہی مذہب محدثین
و مجتہدین رحمہم اللہ کا ہے پس اگر تقلید مجتہد معین کی اسنا سمجھ اور اسکی ذریت کے نزدیک
واجب ہے تو بدعت حسنہ کہان سے لایا اور اگر بدعت حسنہ اسکے نزدیک مسلم ہے تو
تقلید مجتہد معین کی کب واجب ہی ع چشم فتان تو از روی سلامت میکشد ❊ نغمہ
انکارہا از پردہ اقرارہا ❊ خلاصہ یہ کہ مولفین کچھ گاتے ہین اور مقرظین اور ہی کچھ بجاتے
ہین اگرچہ بباطن پریشان ہین مگر چونکہ خمار ہم مذہبی مین سب کے سب مدہوش اور
بیخودی مین جمامہ بیہوش ہو رہے ہین لہذا بمقابلہ اہل حدیث و قران یک قالب و
ہزار جان ہو کر اپنا پراجماتے ہین اور انتصار امر باطل پر بیفائدہ شور و غوغا مچاتے
ہین باآنکہ سدا منہ کی کھاتے ہین اور ہمیشہ پشت دکھاتے ہین مگر واہ ری بیحیائی کہ
پھر سامنے آتے ہین پیلن ع بر مخنث صلاح جنگ ❊ سوزان جیسے لاکھ ہون تو کیا ہے

اللہ عز و جل ہمارا ناصر و مولیٰ ہے کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين

یہ حال تو مولفین و مقرظین کتاب کا ہے اب ناظرین با تمکین مضمون کتاب ضلالت انتساب ملاحظہ فرمائین کہ مقلدین متعصبین نے باآنکہ کوشش تام اور سعی تمام نصرت امر باطل مین اپنے نزدیک کی ہے مگر کیسے کیسے اغلاط ظاہرہ و سقوات باہرہ درج کتاب کیے ہین کہ جنکو دیکھکر ہر عاقل دیندار انصاف شعار اللہ و رسول کا فرمانبردار سوائے جہالت و بدتہذیبی مقلدان حماقت دثار اور کیا تصور کرسکتا ہے لہذا مشتے نمونہ از خروارے و اندکی از بسیارے اغلاط مذکورہ کتاب و خرافات مذبورہ رسالہ ضلالت مآب جو بنظر سرسری و التفات بادی النظر مین ظاہر ہوئے ہین ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہین باقی حال مفصل جوابات کتاب مین جو متعدد شائع ہونیوالے ہین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ —

از انجملہ یہ ہے کہ اہل کتاب اتہام بے تہذیبی صاحب ظفر المبین پر لگاتے ہین اور کہتے ہین کہ مولف مذکور نے ائمہ دین پر طعن کیا ہے حالانکہ یہ بات دروغ بے فروغ ہے مولف مذکور کی غرض بیان مسائل مخالف کتاب و سنت سے ہے (جو مقلدین زمانہ نے معمول بہ ٹہیرا رکھی ہین) یہ ہرگز نہین کہ بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو مورد طعن ٹہیرادے بلکہ غرض اظہار مسائل مذکورہ کتاب ظفر المبین سے یہ ہے کہ ہر مجتہد سے قطع نظر اسکے کہ خطائے اجتہادی صادر ہوتی ہے بہت سے وہ مسائل جو صریح مخالف کتاب و سنت اُنکے مقلدین نے ائمہ کے نام سے کتب فقہیہ مین درج کردیئے ہین اُنسے تمام مسلمان متنبہ ہوجائین اور ایسے مسائل بے اصل پر عمل نہ کرین اور حسب ارشاد جناب امام ہمام اترکوا قولی بخبر الرسول و خبر الصحابة تقلید بحت سے باز رہین اور ورطہ ہلاکت مین نہ پڑین - ہان شیوہ بے تہذیبی و طعن و تشنیع آجکل حصہ مقلدین متعصبین ہی کا ہے چنانچہ شروع کتاب مین لکھتے ہین تصنیف ہری چند بن

دیوان چند کہتری کہ فی الحال برائے نام مسلمان ہوکر اپنا نام غلام محی الدین رکھا نظر سے گزری منصفین حق شناس انصاف فرمائین کہ اس مقام پر اہل کتاب نے کس تہذیب سے گفتگو کی ہے اول ایک مسلمان دیندار خیر خواہ اسلام کو بوجہ حقد و حسد ہندو قرار دیا

اور دوم جیسا کہ قرآن حدیث مین تحریف کرتے ہین مولف مذکور کے نام مین ہی کہ حضرت
محی الدین ہے لفظ غلام اپنے خبث طینت سے بڑہا کر شیوہ تحریف ظاہر کیا اور فرمان
واجب الاذعان ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان پر کچہ خیال
نکیا سبحان اللہ خود تو کارگنیش پرشادی و مہیش داسی کرین اور اہل اسلام نکنام
پر تہمت بیجا دہرین اور پہر تہذیب کا بہی دم بہرین ع برین عقل و دانش بباید گریست
واز انجملہ یہ ہے کہ مولفین نے اعتراضات صاحب ظفر المبین کو ماخوذ ابن ابی شیبہ
سے قرار دیا ہے چنانچہ صفحہ ۲۳ مین مرقوم ہے مصنفہ ابن ابی شیبہ مین اسی قسم کے
سوا سو مسائل موجود ہین معترض صاحب نے اکثر وہی نقل کر دیے ہین حالانکہ محققین حنفیہ
ان اعتراضون کی پہلے ہی دہجیان اڑا چکے ہین انتہے بلفظہ اولاً یہ کہ جب اہل کتاب خود
اس بات کے مقر ہین کہ یہ ایرادات ابن ابی شیبہ نے امام صاحب رح پر کیے ہین پہر مولف
ظفر المبین پر خصوصاً اور موحدین پر عموماً یہ اتہام کسواسطے لگاتے ہین کہ یہ لوگ امام
ہمام کی تنقیص کرتے ہین معلوم ہوا کہ مسائل مخالف کتاب و سنت جو فقہ حنفی مین
لکہے تہے محدثین رد انکا اول ہی سے کرتے چلے آئے ہین ہمین موحدین اہل حدیث کا
کیا قصور اگر برا کہا جائے تو ابن ابی شیبہ رح وغیرہ محدثین رح کو کہین کہ انہون نے انکی
قلعی کہولی ہے اور لتاڑ بتائی ہے مولف مذکور بقول اہل کتاب ناقل ہے اور
ناقل پر کچہ الزام نہین رہا یہ کہنا اہل کتاب کا کہ حنفیہ پہلے ہی ان اعتراضون کی
دہجیان اڑا چکے ہین سراسر بے ایمانی اور نادانی ہے اسلیے کہ مصنف ابن ابی شیبہ
مین ہر مسئلہ کی رد مین حدیث یا آیت قرآن مجید لکہی ہے نعوذ باللہ ایسا کون مردود
ہے کہ قرآن و حدیث کی دہجیان اڑائیگا اگر کسی ظالم نے ایسا کیا ہو تو اسکا نام
بتائیے آج تک تو سوائے اہل کتاب کے کسی نے ایسی بے ایمانی اور ناانصافی
نہین کی اور جو کی ہوگی تو ایسے ہی کسی نے جیسے کہ مولفین بے دین نے اپنی
کتاب مین کی ہے کچہ اب اہل کتاب قرآن و حدیث کا رد کر کے فلاح پا رہے
ہین اور کچہ انسے پہلے فلاحیاب ہوئی ہونگی مخالفین کتاب و سنت تو ہمیشہ اس آیہ کریمہ

۲۷ اور دن بھی تو کوئی تغیر ... [illegible]

۲۸ جیسا کہ بعض ... [illegible]

ضربت علیهم الذلة والمسکنة کے مصداق رہے ہین اور رہین گے دیکھنا یہ بات بالکل غلط
ہے کہ مولف مذکور نے اکثر وہی نقل کر دیئے ہین بلکہ صدہا مسائل اب ایسے ہین کہ
جو کتب فقہیہ مین خلاف قرآن وحدیث موجود ہین چنانچہ مولف نے ظفر المبین کے
دوسرے حصہ مین بیان کیئے ہین جو عنقریب شایع ہوگا انشاء اللہ تعالی ۵ ابھی تو
پہلی ہی منزل ہے سوچتے کیا ہو مقام دور ہے اُسکا چلے چلو تو سہی + واز انجملہ یہ ہے
کہ سند کو جو طریقہ انیقہ فی الدین اور بقول ائمہ دین و اکابر محدثین و مجتہدین ستون دین
اور معیار بین الباطل والیقین ہے بالکل اُڑادیا چنانچہ ص۳۶ مین موجود ہے اول تو یہ
فرماتے ہین کہ اسناد کا برابر پہنچنا حدیث سے کہان ثابت ہے جب امر کی خدا اور رسول نے
تکلیف نہین دی الی ان قال ظاہر ہے کہ جب کسیکا قول ثابت کیا جائے تو وجہ
اسناد پر موقوف نہین اور ص۱۸ مین ایک مقام پر تو یہ لکھتے ہین کہ اسناد کے بدعت
حسنہ ہونے مین کلام نہین اور دوسری جگہ یون ترقی فرماتے ہین کہ ایسی اسناد کے بدعت سیئہ
ہونے مین کچھ کلام نہین اہل کتاب با اعتساف نے اس مقام پر تعصب کے پٹے دیدۂ انصاف
خوب کسکے باندہ لی اور مطلقًا یہ خیال نہ کیا کہ ہم کیا بڑبڑا رہے ہین حالانکہ اسناد جو خاصہ
مختصہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہے اور یہود و نصاری و مجوس و ہنود
اس سے بے بہرہ ہین حتے کہ مناظروں مین اہل اسلام کا مطالبہ اُنسے یہی ہوتا ہے کہ وہ توریت
یا انجیل یا زبور یا بید یا ژند کو باسانید متصلہ حضرت موسی علیہ السلام یا حضرت عیسے
علیہ السلام یا حضرت داود علیہ السلام تک ثابت نہین کر سکتے اور اسیطرح بید و ژند
کو باسانید متصلہ بیاس و زرتشت تک نہین پہنچا سکتے بخلاف اہل اسلام کے کہ
ہمارے یہان احادیث متصلہ باسانید صحیحہ مروی ہین اور ہر کتاب دین کو اپنے
مصنفین کتب تک باسانید صحیحہ روایت کرتے ہین چنانچہ اتحاف الاکابر حضرت
اور تصانیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور عجالہ نافعہ وغیرہا تصنیف مولانا شاہ
عبد العزیز اسپر شاہد ہین معلوم ہوا کہ اہل کتاب یا جاہل محض ہین یا بالکل معاند
دین مبین سید المرسلین جو اسناد کے سلسلہ کو اُڑاتے ہین ثبوت اسناد قطع نظر دلائل

قرآن وحدیث کے حنفیہ کی کتب اصول وغیرہ مین بطور واضح موجود ہے چنانچہ
مسلم الثبوت مین ہے حجیۃ السنۃ موقوفۃ بالنسبۃ الینا علی السند وقال الامام احمد بن
حنبل طلب الاسناد العالی سنۃ عمن سلف ۔ وقال ابن المبارک الاسناد من الدین لولا الاسناد
لقال من شاء ما شاء ۔ وقال النووی الاسناد سلاح فاذا لم یکن معہ فبای شئ یقاتل اور
اور عبارتین ثبوت اسناد مین بہت ہین بہ خوف تطویل انہی پر اکتفا کیا گیا بڑے
تعجب کا مقام ہے کہ غیر قوم تو اسناد اہل اسلام پر رشک کہاتے ہین اور بطور منصفی
اسکی بڑی تعریف اپنی کتابونمین تحریر کرتے ہین چنانچہ ڈاکٹر اسپرنگر نے لکھا ہے
کہ علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کرین بجا ہے نہ ایسی کوئی قوم گزری اور نہ اب ہے جسنے
مسلمانون کیطرح بارہ سو برس تک کے علماء کے حالات زندگی لکھے ہون ہمکو پانچ لاکھ
مشہور عالمون کا تذکرہ انکی کتابون سے مل سکتا ہے انتہی اور حضرات مقلدین محض
بغرض دنیاوی اس سے یون انکار کرین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا اسناد کو
بدعت حسنہ اور سیئہ کہنا مجددین ہین و مجتہدین وشین اور اُنکے مقلدون کا ہی کام ہے
اور کوئی عاقل بالغ ایسا کلام نافرجام نہین کہ سکتا اگر اسناد بقول آپکی بدعت سیئہ
ٹہیرے گی تو بہت سے امور شرعیہ مثل ترتیب سور و جمع قرآن و نماز تراویح وغیرہ سب کے
سب بدعت سیئہ قرار پاوینگی بلکہ عجب نہین کہ قرآن مجید کو جسکا ثبوت بہی تواتر
اسناد پر موقوف ہے آپ بدعت سیئہ قرار دیکر اس سے بہی دست بردار ہون نعوذ باللہ
من ہذہ الاقوال الکاسدۃ والاعمال الفاسدۃ برائے خدا کبہی تو تعصب کا پردہ دل سے
اُٹھا کر سوچ سمجھ کے مضمون لکھا کیجیے ع بنطق آدمی بہتر ست از دواب بہ دواب از تو
بہ گر نگوی صواب بہ اور اصل مدعا انکار اسناد سے حضرات مقلدین کا یہ ہے چونکہ
کتب فقہیہ صدہا و ہزارہا مسائل غیر مستند ولا اصل سے مالامال تہین اور کسی طرح
اُنکا ثبوت نہین ہوسکتے تہے اسواسطے سند کو کہی جگہ بدعت حسنہ اور کسی مقام پر بدعت سیئہ
قرار دیتے ہین تا کہ عوام کالانعام باسند و بلا سند مسائل کو یکسان تصور کرین اور
انکی خانہ ساز باتون پر آنکہے بند کیے ہوئے ایمان لاوین واہ کیا دینداری اور مذہب کی پاسداری ہے

که دین جائے تو جائے مگر بات مین فرق نہ آئے مقلد ہو تو ایسا ہو مجدد ہو تو ایسا ہو ع این کار
از تو آید و مردان چنین کنند - و از انجملہ یہ ہے کہ شراب کے مسئلہ مین بہت بیہودہ گوئی
کی ہے بالکل نہ خوف خدا کیا اور نہ خلق سے حیا چنانچہ صفحہ ۱۰ مین کاغذ بگناہ کر
مثل نامہ اعمال اپنے کے یون سیاہ کیا ہے عرب جنکی عربیت پر اعتماد ہے اور سب
سند اُنکی لاتے ہین اپنے کلام مین خمر کو انہی معنون سے لائے ہین چنانچہ متنبی شاعر بھی
انہی مین سے ہے اُسکے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خمر کی انگور ہی ہوتی ہے شعر
وان تکمن تغلب الغلباء عنصرہا ؛ فان فی الخمر معنًی لیس فی العنب ؛ یعنی اگرچہ آباواجداد
متوفی کے اسکے عنصر پر غالب ہین لیکن شراب مین وہ لذت ہے جو انگور مین بھی نہین
مطلب یہ ہے کہ خولہ اپنے آباواجداد پر باوجود اُنکی اصل ہونیکے بعض وجوہ سے غالب
تھے جیسے شراب لذت مین اپنی اصل سے کہ انگور ہے غالب ہوتی ہے انتہےٰ اولا
اس مقام پر مولفین کی جہل و نادانی یا لعنت و بے ایمانی یہ ہے کہ تغلب کو انہی بیوقوفی
سے فعل سمجھے ہین اور غلباء اسکا فاعل اور عنصر کو مفعول حالانکہ تغلب قبیلہ کا نام ہے
اور غلباء اسکی صفت اور عنصر خبر ہے تکن کی چنانچہ شایع و مستفیض ہے و ثانیا ابو الطیب
متنبی ہرگز اُن شعرا مین سے نہین ہے کہ جنکے اقوال سے کتاب و سنت پر احتجاج ہو
اہل کتاب چونکہ حال شعرا سے جاہل ہین اور علوم ادبیہ سے نابلد اسواسطے متنبی کے
شعر سے قرآن مجید و حدیث حمید کی تحریف پر کمر باندہ کر قول متنبی پیش کرتے ہین
و ثالثا اگر فرض کیا جائے تب بھی وہ شعر متنبی ہرگز مفید مدعائے اہل کتاب نہین ومن
یدعی فعلیہ البیان و رابعًا اہل کتاب کی حمایت مانحن فیہ مین ہرگز حل نہین سکتی و لو کان
بعضہم لبعض ظہیرا کیونکہ شراب گندم و جو و جوار وغیرہ کو ہدایہ مین صاف حلال لکھا ہے
عبارت اسکی یہ ہے وما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل والذرۃ حلال عند ابی حنیفۃ رح
ولا یحد شاربہ عندہ وان سکر منہ انتہےٰ - حالانکہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ صریحہ مین
حرمت سب شرابون کی موجود ہے قال فی التفسیر المظہری فی تفسیر آیۃ یسئلونک عن الخمر
والمیسر المراد فی الآیۃ ہو المعنی العام وانکان المراد بالخمر المعنی الاخص لما طابق الجواب السوال

وفی حدیث عمر نزلت تحریم الخمر وھی من خمسۃ اشیاء العنب والتمر والحنطۃ والشعیر والعسل
والخمر ما خامر العقل متفق علیہ وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحنطۃ خمر ومن الشعیر خمر
ومن التمر خمر ومن الزبیب خمر ومن العسل خمر رواہ احمد وفی الباب عن النعمان بن بشیر
مرفوعاً نحوہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ انتہی ملخصاً اب فرمائیے کہ قول مفتی
یا صاحب ہدایہ وغیرہما قابل قبول ہے یا کلام ہدایت انضمام حضرت مسلک العلام
وحدیث جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم لائق اطاعت وفرمانبرداری اہل فحول
ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین - وازانجملہ یہ ہے کہ حدیث
انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما
اسمع منہ فمن قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فلا یاخذنہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار رواہ
مسلم کو خاص اموال کے ساتھ بتاتے ہین چنانچہ صفحہ ۱۷ مین لکھا ہے یہ حدیث
جسکے مخالف قول امام صاحب کا آپ سمجھتے ہین خاص اموال مین ہے چنانچہ مولوی
احمد علی صاحب لکھتے ہین یہ حدیث مال مین صریح ہے اور نہین ہے گفتگو مال مین
اسواسطے کہ قاضی نہین مالک ہوتا ایک کے مال دینے کا طرف دوسرے کے الخ حالانکہ
یہ حدیث عام ہے تخصیص اسکی تخصیص بلا مخصص ہے وہ باطل اس مقام پر اہل کتاب کی
ہٹ دہرمی قابل دید ہے کہ بمجرد تحریر مولوی احمد علی جو بارہ سو برس بعد رسول صلعم
سے گذرے ہین حدیث اموال مین مختص ہو گئے شاید مقلدین کے نزدیک سوائے
مال کے اور کسی چیز مین کوئی حقدار و مالک نہین ہوتا جو عام حکم شارع کو اپنی بات
بنانے کے لیے خاص ٹہیراتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک مقلد دوسرے مقلد
کی زوجہ کو جہوٹی گواہی دیکر اپنی زوجہ بنالے تو انکے نزدیک کچہ حق تلفی نہین اور
اسیطرح ایک مقلد کسی مسلمان پر تہمت قتل لگاکر دو گواہ جہوٹے پیش کرے تو
ورثائے مقتول کو اس مسلمان بے گناہ کا خون کرنا حضرت مقلدین کے نزدیک مباح
ہوجائیگا نعوذ باللہ من ذلک اور یہ کہنا اہل کتاب کا - علاوہ اسکے اس حدیث کو اگر
عام رکہا جاوے تو جمہور کی مخالفت لازم آتی ہے اسلیے کہ اسپر سب متفق ہین

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام مین خطا نہین ہو سکتی اور اگر ایسا ہوا تو خدا
کی طرف سے اطلاع ہو گئی ہو انتہے بلفظہ یا بسبب جہالت و نادانی کی ہی یا بسبب تعصب
دہوکہ دہی کے اسلیے کہ جمہور اسبات پر ہرگز متفق نہین بلکہ اسبات پر متفق ہین
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے تبلیغ احکام دینی مین خطا نہین ہوتی تہی
یہ قول اہل کتاب نے اپنی بات بنانیکو جمہور کیطرف منسوب کر دیا حالانکہ علمای امت
مین سے کوئی بہی اسکا قائل نہین ہوا اور کیونکر ہوتا کہ جناب رسالت مآب خود فرماتے
ہین کہ مین بشر ہون (یعنی غیب کا حال نہین جانتا) جو کوئی اپنی بات بناکر دوسرے
کا حق مار لیگا تو وہ ٹکڑا آگ کا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم
فلعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ
من النار فلیحملہا او یذرہا رواہ مسلم - پس لفظ احسب سے مثل آفتاب ظاہر ہے کہ
آپ ظاہر روئداد سنکر فیصلہ فرماتے تہے کچہ آپ کو غیب کی خبر نہوتی تہی اگر غیب کی
بات رسول مقبول جانتے تو لفظ احسب انہ صادق کسلیے فرماتے اور ٹکڑا آگ کا
حق تلف کرنیوالے کو دلواتے اور اگر یہ قول آپکا کہ رسول مقبول کو اطلاع ہو جاتی
تہی کوئی تسلیم بہی کرلے تو یہ خاصہ یعنی مطلع ہونا جناب رسالت مآب ہی کا تہا
بعدہ سب حاکم و قاضی بالاتفاق اس سے محروم ہین ہان اگر مقلدین زمانہ اپنے حاکم
و قاضی پر نزول وحی یا الہام کے قائل ہون تو خبر نہین معلوم ہوا کہ اہل کتاب جہوٹون
کے بادشاہ اور دغا بازون کے سرگروہ ہین کہ جمہور کو اپنے ساتہ بدنام کرانا چاہتے
ہین - سلف سے خلف تک سوائے حنفیہ کے اور کسی نے حدیث مذکور کو اموال مین
خاص نہین بتایا چنانچہ امام نووی لکہتے ہین - وفی ہذا الحدیث دلالۃ لمذہب
مالک والشافعی واحمد وجماہیر علماء الاسلام وفقہاء الامصار من الصحابۃ والتابعین
فمن بعدہم ان حکم الحاکم لایحل الباطن ولا یحل حراما فاذا شہد شاہدا زور لانسان
بمال فحکم بہ الحاکم لم یحل للمحکوم لہ ذلک المال ولو شہد علیہ بقتل لم یحل للولی قتلہ مع
علمہ بکذبہما وان شہد بالزور انہ طلق امراتہ لم یحل لمن علم کذبہما ان یتزوجہا بعد حکم القاضی

بالطلاق وقال ابو حنیفة رضی اللہ عنہ یحل حکم الحاکم الفروج دون الاموال فقال تحل
نکاح المذکورة وہذا مخالف لہذا الحدیث الصحیح و الاجماع من قبلہ ومخالف لقاعدة
وافق علیہ ہو وغیرہ علیہا وہی ان الابضاع اولی بالاحتیاط من الاموال واللہ اعلم
قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فانما اقطع لہ بہ قطعة من النار معناہ ان قضیت لہ بظاہر
یخالف الباطن فہو حرام یؤول بہ الی النار اب فرمایئے کہ حدیث صحیح صریح
واجماع کے مخالف کسکا قول ہے خود صدر انجمن اپنے رسالہ التنبیہات علی ہفوات
صاحب الاسکات کے صفحہ ۴ سطر ۱۰ مین جو بنام نہاد نور محمد ملتانی لکھا ہے
تحریر کرتے ہین حیث افاد ان حکم من عارض السنة برایہ حکم المعترض علیہا العیاذ
باللہ اور اسی رسالہ مین معترض سنت ومعارض سنت پر تعزیر کا حکم لگا چکے ہین
اب ہم دریافت کرتے ہین کہ یہان تعزیر صرف صدر انجمن پر لگائی جائے یا جملہ مہر کنندگان
پر کوئی کوتہ نیایا ان تبان سرو بالامین جسے دیکھا نظر آیا وہ باون گز کا
لنکا مین فذرہم وما یفترون واذ انجملہ یہ ہے کہ حکایت امام ابو یوسف رح کو جو
احیاء العلوم مین مرقوم ہے بے محابا موضوع کہدیا چنانچہ صفحہ ۲۸ ۳۲ مین موجود ہے

یہ حکایت بلا سند قابل حجت نہین ہے احیاء العلوم مین تو بعضے موضوع حدیثین بہی

لکہی مین اور یہ تو قصہ ہے علاوہ اسکے معترض صاحب نے کوئی حدیث بہی تو اسکے
مخالف نہین لکہی انتہے اولاً مقلدین کو سند اس حکایت کی طلب کرنی کب درست
ہے اسلیئے کہ اسناد کو تو پہلے ہی بدعت سیئہ ٹہیرا چکے ہین چنانچہ مذکور ہوا ثانیاً
یہ کہ احیاء العلوم مین یہ حکایت یعنی حیلہ کرنا واسطے اسقاط زکوة کے جو امام ابو یوسف رح
سے مشہور ومعروف الالسنہ ہے وقد صح کرکے بطور واضح لکہی ہے اور نیز تاریخ ابن خلکان
مین یہ حکایت مرقوم ہے انکار اسکا کمال سفاہت وجہالت اہل کتاب پر دال ہے
ثالثاً یہ کہ مولفین نے خود جابجا امام غزالی رح کے کلام سے سند پکڑی ہے اور
یہان انکے کلام کو مضر اپنے سمجہ کر اسکے قبول سے انکار کرتے ہین اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب فلا تعقلون ورابعاً یہ کہ حضرات مقلدین

سقوط زکوۃ کے لیے حیلہ کرنا جیساکہ امام ابو یوسف رح سے منقول ہے درست جانتے
ہین اور بوجہ جہالت یا تعصب کے اسکے مخالف حدیث طلب کرتے ہین اس سے معلوم ہوا
کہ اہل کتاب کو قرآن و حدیث کے دیکھنے سے بھی نفرت ہے نعوذ باللہ ورنہ قرآن مجید
مین جا بجا حیلہ و مخادعت کی مذمت مسطور ہے و علی ہذا القیاس حدیث شریف مین
بھی دغا و فریب و حیلہ سازی وغیرہ کی برائی بکثرت مذکور۔ چنانچہ ماہران قرآن
و حدیث بخوبی جانتے ہین و لیکن جاحد محض و مقلد بحت کیا جانین کما قال اللہ
تعالی قل ہو للذین آمنوا ہدی و شفاء و الذین لا یومنون فی آذانہم وقر و ہو علیہم عمی
اولئک ینادون من مکان بعید۔ **و از انجملہ** یہ ہے کہ قصہ قفال مروزی کو جو نہایت
مشہور و معروف ہے اور اکابر علماء نے اسکو اپنی کتب مین نقل کیا ہے باطل بتاتے
ہین اور سند مین نواب صاحب کی عبارت نقل کرتے ہین چنانچہ صفحہ ۳۰ مین لکھا ہے

اور قفال مروزی کا قصہ موضوع گھڑا ہوا ہے چنانچہ خود نواب صاحب امیر بھوپال کہ جنکی

معترض صاحب بہت سند لاتے ہین کشف الاساس مین لکھتے ہین الخ حالانکہ اولاً کشف الاساس
نواب صاحب کی کوئی کتاب نہین اہل کتاب اگر شرق سے غرب تک جمع ہو جاوین
تو بھی کشف الاساس نواب صاحب کا پتہ نہین دیسکتے و ثانیاً قفال مروزی کا قصہ امام رازی
و امام غزالی اور جم غفیر محققین نے نقل کیا ہے پس اسکو موضوع ٹھیرانا گویا کہ
تواتر کے انکار اور اپنی حماقت کا اظہار ہے۔ **و از انجملہ** یہ ہے کہ قصہ مامون رشید کو جو
تاریخ الخلفا مین بسند موجود ہے مولفین نے بسبب عمی یا تجاہل کے باطل ٹھیرایا ہے

چنانچہ صفحہ ۳۲ مین مذکور ہے یہ دونو مسئلہ محض بے اصل ہین ہرگز قابل اعتبار نہین

چنانچہ نواب صاحب امیر بھوپال لکھتے ہین الخ اولاً قول نواب صاحب کا اہل کتاب
کے نزدیک حجت نہین بلکہ تمام رسالہ انکی مذمت اور سب و شتم سے مالا مال ہے و ثانیاً
نواب صاحب کے کلام سے انکا مدعا ثابت نہین ہوتا منشاء اسکا سوء فہمی مقلدین متقشفین
بے دین ہے اگر اہل کتاب پہلے ہی تاریخ الخلفا کو دیکھ لیتے تو یہ ذلت و خواری نہ
اٹھاتے دیکھو تاریخ الخلفا مین ذیل فصل فی نبذۃ من اخبار الرشید عفا اللہ عنہ مرقوم ہے

اخرج السلفی فی الطیوریات بسند عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید
وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی فراودہا علی نفسہا فقالت لا اصلح لک ان
اباک قد طاف بی فشغف بہا فارسل الی ابی یوسف فسالہ اعندک فی ہذا شیئ
فقال یا امیر المومنین او کلما ادعت امۃ شیأ ینبغی ان تصدق لا تصدقہا فانہا لیست
بمامونۃ قال ابن المبارک فلم ادر فمن اعجب من ہذا الذی قد وضع یدہ فی دماء المسلمین
واموالہم یخرج عن حرمۃ ابیہ او من ہذہ الامۃ التی رغبت بنفسہا عن امیر المومنین
او من ہذا فقیہ الارض وقاضیہا قال اہتک حرمۃ ابیک واقض بشہوتک وصیرہا
فی رقبتی اخرج ایضا عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی
اشتریت جاریۃ وانی ارید ان اطاہا الآن قبل الاستبراء فہل عندک حیلۃ قال نعم
تہبہا لبعض ولدک ثم تزوجہا اخرج عن ابن اسحاق بن راہویہ قال دعا الرشید
ابا یوسف لیلا فافتاہ فامر لہ بمائۃ الف درہم فقال ابو یوسف ان رای امیر المومنین
امر بتعجیلہا قبل الصبح فقال عجلوہا فقال بعض من عندہ ان الخازن فی بیتہ والابواب
مغلقۃ فقال ابو یوسف فقد کانت الابواب مغلقۃ حین دعی بی ففتحت انتہے وازانجملہ
یہ ہے کہ اکابر محدثین اور ائمہ فن اسماء الرجال پر یہ تہمت لگائی ہے کہ وہ اپنی خواہش
نفس کے موافق چاہتے ہین جسکو مجروح کردیتے ہین اور جسکو چاہتے ہین ثقہ ٹہیراتے ہین اور جس حدیث
کو چاہتے ہین ضعیف کہدیتے ہین اور جسکو چاہتے ہین صحیح قرار دیتے ہین چنانچہ صفحہ ۱۰۸ مین
بڑی شد و مد سے لکہا ہے - باقی رہا عمل کر لینا سو ضعیف حدیثون پر اکابر محدثین عمل
کرتے آئے ہین انکے عمل سے صحت پر کیونکر استدلال ہو سکتا ہے دیکہو ترمذی مین
لکہا ہے کہ رد نکاح ابو العاص بن ربیع کی حدیث جو عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسکو
محدثین ضعیف کہتے ہین اور ابن عباس سے جو روایت ہے اسکو اجود اسناد کہا ہے
اور پہر یہ بہی لکہدیا ہے کہ عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے پس عجب تماشہ کی
بات ہے کہ خود تو جس حدیث پر چاہین عمل کر لین اور صحیح حدیث کو چہوڑ دین
اور دوسرون پر اعتراض ہو ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ؎

محمد بن اسحاق وغیرہ کی روایت کو مقبول نہین جانتے مگر جب اُنسے موافق مذہب اپنے
کے روایت آتی ہے تو قبول کر لیتے ہین اور دوسرے جب کسی راوی کی روایت بیان
کرتے ہین بوجہ مخالفت مذہب اپنے کے تو اُسمین ضعیف بتلادیتے ہین اپنی آپ کتابین
اسماءُ الرجال کی تصنیف کی ہین جیسا مناسب سمجہا لکہدیا اور صفحہ ۳۴ مین صاف یون موجود
ہے پس تعجب ہے کہ خود تو صحیح کو محدثین چہوڑ کر ضعیف پر عمل کرلین اور فقہا اگر ضعیف پر
کسی وجہ سے عمل کرلین تو قصوروار ٹہیرین الخ حالانکہ یہ قول بہ نسبت محدثین محض
مردود اور بدیہ البطلان ہے اور ان بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر سراسر بہتان مگر
بعض علمائے حنفیہ کے حسب حال ہے چنانچہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین فی بیان تعجیل
صلاۃ المغرب حدیث محمد بن اسحق کو مان کر اُسکی توثیق کردی ہے اور قراءت فاتحہ
خلف امام مین جو حدیث اُنسے مروی ہے حنفیہ اُسپر جرح کرتے ہین اور یہ حدیث نہین
مانتے بلکہ اکثر جاگہ تائید مذہب کی وجہ سے صحیح حدیث پیغمبر کو اقوال زید وعمر سے
رد کردیتے ہین چنانچہ حدیث انما انا بشر کو جو اوپر گذری محض مولوی احمد علی صاحب کے
لکہنے سے اموال مین خاص بتلاتے ہین اور حدیث نکاح محرم کو مطلق شیخ عبد الحق
کی تحریر سے خاص مرتد کے حق مین تحریر فرماتے ہین اور بہت سی جگہ حدیث صحیح کو
برای دہوکہ دہی ضعیف لکہدیتے ہین اور طرہ یہ کہ نسبت اُسکے کسی ائمہ اہل حدیث کی
طرف اٹکل پچو اُڑادیتے ہین جیساکہ صاحب ہدایہ نے ہدایہ کے صفحہ ۱۰ مین یون
بے پر کی اُڑائی ہے۔ وما رواہ الشافعی ضعّفہ ابو داؤد انتہے حالانکہ ابو داؤد نے
کہین حدیث قلتین کو ضعیف نہین کہا ہے اور خود زیلعی حنفی نے قول صاحب ہدایہ
کی تکذیب کردی ہے اور نیز ہدایہ کے صفحہ ۷۷ ہم مین حدیث کل مسکر خمر کے ضعیف
ہونیکی نسبت یحییٰ بن معین کیطرف کی ہے حالانکہ زیلعی حنفی نے صاحب ہدایہ کے
قول کو غلط بتادیا ہے اور صدہا مقامات ایسے ہین کہ جہان مقلدین صریح قرآن و
حدیث کی مخالفت کرکے تائید مذہب پر مرتے ہین بخوف اطناب نہین دو چار جواوپر
اکتفا کیا گیا اہل کتاب اپنا عیب دوسرے کے ذمہ لگاکر اپنی حماقت وجہالت ظاہر کرتے ہین

اور یہ نہین سمجھتے ؎ بر بزرگان سخن گوئے خود دست دراز کردہ بسوئے فلک بر وئے خود دست

و از انجملہ یہ ہے کہ چارون مذہب کے حق ہونے سے چارون مصلون کی حقیت پر
جو بیت اللہ مین قایم ہین اہل کتاب دلیل لاتے ہین چنانچہ صفحہ ۶ ۴ ۳ مین
مرقوم ہے۔ چارون مصلون کو ناجایز سمجھنا اور حدیث بدعت کی سند لانا محض
غلط اور قیاس مع الفارق ہے جب مذہب چارون اماموں کا بالاتفاق حق ہے
پھر اُنکے مصلے کیونکر بدعت ہو سکتے ہین الخ سبحان اللہ اہل کتابنے چارون
مصلون کی حقیت پر کیا عمدہ دلیل قایم کی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز یا جو
عمل چارون مذہب کے نام پر بنا کیا جائے وہ بھی درست ہے قربان اس اجتہاد کے
اہل کتاب یہ نہین سوچتے کہ ہمارا قیاس قیاس مع الفارق ہے دوسرے کسی صحیح بات
کو ہم کس وجہ سے غلط قرار دیتے ہین سچ ہے لہم قلوب لا یفقہون بہا۔ مقلدین
متعصبین اگر قرآن کو نہین ملتے تو اپنی ہی مذہب کی کتابونکو دیکھکر مسئلہ بیان کیا
کرین جب مقلد ہی ٹھیرے تو اجتہاد کیسا دیکھو شامی نے رد المحتار حاشیہ درمختار
اور مولف غایت الاوطار نے ترجمہ درمختار مین ان مصلونکی بابت کیا کچھ لکھا ہے
اور حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ ذیل آیہ وما اللہ بغافل عما تعملون اپنی تفسیر
مین کیا تحریر کرتے ہین۔ و محتمل است کہ این جملہ برائے تخویف و تہدید باشد یعنی
و خدا تعالی بیخبر نیست از آنچہ در زمان آیندہ عمل خواہید کرد و از راہ بدعت
یک یک جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود و در تفضیل جہت مختارہ خود سر کس سخن
خواہد آورد مثلا حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشان جانب شمال
کعبہ خواہد ایستاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی است زیرا کہ انجناب
جانب میزاب متوجہ میشدند و شافعیہ جہت غرب را اختیار خواہند کرد و امام ایشان
در شرقی کعبہ خواہد ایستاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ ما استقبال باب کعبہ مینمائیم
و قبلہ ما قبلہ منصوصہ است کہ و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلے و علی ہذا القیاس اہل بلد الخ
در ترجیح جہات خود ہمین قسم نکات خواہند بر آورد لیکن این ہمہ نکات شعریہ است

ونزد اہل دین قابل التفات نیست حکم نازل از پروردگار تو ہمین قدر ست کہ استقبال
کعبہ را التزام باید نمود و در سفر و حضر و ہجرت از شہرے بشہرے و را از دست نباید داد
انتہے اور ارشاد السائل الی دلیل المسائل مین ان ہی مصلونکی بابت یون مرقوم ہے
وان من اعظمہا خطرا واشدہا علی الاسلام ما یقع الآن فی الحرم الشریف من تفریق الجماعۃ
ووقوف کل طائفۃ فی مقام من ہذہ المقامات کانہم اہل ادیان مختلفۃ وشرائع غیر موتلفۃ
فانا للہ وانا الیہ راجعون انتہے وازانجملہ یہ ہے کہ صفحہ ۵ مین لکھتے ہین ہم بہت
حدیثین صحیح دیکھتے ہین کہ ائمہ نے اُنکو باوجود صحت کے ترک کردیا ہے محض
صحت پر دارمدار عمل کا نہین الی ان قال صحیح حدیث پر عمل کرلینا حسن ظن تو
ہے مگر حماقت اور تکبر سے خالی نہین ۵ درامیر و وزیر سلطان را بے وسیلت
مگرد پیرامن الخ نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات بہلا جب صحیح حدیث غیر منسوخ غیر مئول
ملگئی پہر اُسپر عمل نکرنا اور اقوال ائمہ کے پیچہے مرنا اور صحیح حدیث کو اُنکے
تابع کرنا کیا یہ مذہب تو کسی کا اہل سنت مین سے نہین اہل کتاب یہ کیسی
اختراعی باتین بیان کرکے اپنی اور اپنے ہم مذہبونکی دنیا و عاقبت برباد کرتے
ہین اللہ ایسی تقلید اور تعصب اور حسد سے سبکو بچاوے امام صاحب علیہ الرحمۃ
تو فرمائین کہ حدیث ضعیف بہی بہتر ہے قیاس سے اور نیز فرماتے ہین اذا صح الحدیث
فہو مذہبی اور نیز فرماتے ہین کہ اقوال صحابہ ہمارے سر آنکہون پر یہ حضرات
تائید مذہب مین ایسے پہولے اور تقلید شخصی مین رسول مقبول صلعم کو اس قدر
بہولے کہ اُنکی صحیح حدیث پر بہی عمل کرنا حماقت اور تکبر بتاتے ہین حالانکہ
امام صاحب و امام محمد صاحب کے نزدیک ظاہر حدیث واجب العمل ہے
چنانچہ بحر الرائق وغیرہ مین لکہا ہے والعمل علے ظاہر الحدیث واجب عندہما
استغفر اللہ اور اُسمین یہ قید لگاتے ہین کہ جب تک اقوال ائمہ معلوم نہون حدیث
صحیح پر عمل کرنا روا نہین کیون جناب بعد وفات آنحضرت صحابہ و تابعین وغیرہم
کونسے ائمہ کے اقوال کے تتبع کرکے حدیث پر عمل فرماتے تہے یا بقول آپکے تکبر اور

حماقت سے بے دریافت اقوال ائمہ عمل کر لیتے تھے ذرا خدا سے شرماؤ اور
حیا و ایمان کو کام مین لاؤ مسلمان کہلاتے ہو کلمہ رسول مقبول پڑہتے ہو اور یہ
خرافات بکتے ہو اپنی کمائی کے لیے دوسرونکی عاقبت برباد کرتے ہو خدائے
عزیز کے روبرو جانا ہے اور رسول مقبول کے سامنے آنا اب ایسی تقلید بحث سے
باز آؤ ورنہ پچتاؤ گے ۵ ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ٭ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو
٭ **وازانجملہ** یہ ہے جو صفحہ ۵۵ مین مذکور ہے آخر حضرت موسی و خضر کا قصہ قرآن شریف
مین کس غرض سے لایا گیا ہے اسمین ایک یہ بہی حکمت ہے کہ ظاہری مخالفت
دیکھکر بغیر غور کے یون نہ کہنا چاہیے کہ فلانے بزرگ نے مخالفت صریح کی انتہی
یہ قصہ اہل کتاب نے آخر جواب زیادتی و کمی ایمان مین لکہا ہے غرض اس سے
یہ ہے کہ اگر حنفیہ قرآن و حدیث کی صریح مخالفت کرین تو اسکو ایسا سمجہنا چاہیے
کہ جیسے حضرت خضر نے حضرت موسی کے خلاف باتین کین گویا حنفیہ مانند خضر کے
ہین اور رسول خدا صلعم مثل حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کے ع برین عقل
و دانش بباید گریست ٭ انا للہ وانا الیہ راجعون **وازانجملہ** یہ ہے جو صفحہ ۶۶ مین مسطور ہے
حدیث مین تو یہ آیا ہے کہ جو شخص اپنی مان یا اور کسی محرم سے نکاح کرے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اسکا کاٹنے کو اور مال لینے کو فرمایا ہے اسمین فقط
نکاح کا ذکر ہے وطی کا بیان نہین ہے اسکی وجہ یہ تہی کہ وہ شخص والدہ سے
نکاح کرنیکو حلال جانتا تہا اور حکم شریعت کا انکار کرتا تہا چنانچہ لمعات مین آیا ہے
کان الرجل اعتقد حلہ و انکر حکم الشریعۃ فکان مرتدا فلذلک امر بقتلہ واخذ مالہ
مقام غور و جائے انصاف ہے کہ کجا زمانہ رسول مقبول اور کجا زمانہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی اہل کتاب خود ہی تو حدیث نقل کر کے اپنے ہاتہ کاٹ چکے کہ جو شخص اپنی
مان یا اور کسی محرم سے نکاح کرے تو حضرت نے اسکے واسطے یہ حکم فرمایا ہے پہر
مطلقاً شیخ صاحب کے لکہنے سے یہ بات کسطرح ثابت ہوگئی کہ وہ شخص نکاح اپنی
والدہ سے حلال جانتا تہا۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ کیا شیخ صاحبکو

اتنی مدت کے بعد الہام ہوا تھا یا کسی اور وجہ سے انکو معلوم ہوا یا باقی فرمائین مرتد ہونا شخص مذکور کا نہ کسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور نہ کسی صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قول سے ظاہر اور نہ کسی اہل مذہب نے یہ تاویل کی سوائے شیخ صاحب کے پس اہل کتاب نے بھی اُن ہی کے تقلید اسکو مرتد گرداناٹھیا اور کچھ خیال قرآن و حدیث و اقوال ائمہ نہ کیا حدیث شریف مین صاف موجود ہے من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ۔ لیجے اب اہل کتاب کا وہ اعتراض بھی جاتا رہا کہ حدیث مین فقط نکاح کا ذکر ہے وطی کا بیان نہین اور نیز اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو شخص ایسا کام کرے اُسکی یہ سزا ہے کیونکہ لفظ من عام ہے کچھ اُس ہی ایک شخص کے ساتھ جسکو آپ بقول شیخ صاحب مرتد بتاتے ہین خاص نہین اور اگر اہل کتاب اس تاویل شیخ صاحب ہی کے مقلد بن گئے ہین تو اسکی سند پیش کرین ورنہ عندالناس تو جھوٹے ہو چکے ہین عنداللہ بھی کاذب اور مفتری ٹھیرینگے خیر یہ تحریفات و تاویلات تو اہل کتاب کی عادت قدیم ہے مگر اس مقام پر ایک بہت بڑی جرأت یہ کی ہے کہ جب ان تاویلات سے بھی کچھ جواب بن نہ سکا تو صـ۶۹ مین ایک یہ بہتان عظیم رسول مقبول صلعم و حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر لگاتے ہین گویا اپنے ہم مشربونکو زنا سکھاتے ہین چنانچہ صفحہ مذکور مین لکھتے ہین پس حاصل ان سب تقریرون سے یہ ہوا کہ حد کے دفع کرنے مین حیلہ کرنا بیشک جائز ہے اور ان استفسارات سے بھی جو کہ دفع حد کے لیے قصداً احتیال کا فائدہ دیتے ہین معلوم ہے کہ بعد ثبوت کے تھی الخ نعوذ باللہ اہل کتاب کے نزدیک حدیث ادرؤا الحدود بالشبہات کے گویا یہ معنی ہوئے کہ حدود کو شبہے ڈال ڈول کر حیلے بنا بنوکر ساقط کردیا کرو حالانکہ یہ معنی سلف سے خلف تک کسی نے بھی نہین بیان کیے مگر یہ مقلد جو درپردہ مجتہدی اور مجددی کا دعوی کررہے ہین یہ معنی حدیث مذکور کے بیان کرتے ہین اور رسول مقبول صلعم و حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو مرتکبین فعل شنیع سے بطور واضح دریافت کیا تھا

اسکو تلقین جابہ تصور فرماتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ صاحب تو فرماوین ولا
تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ومن یتعد حدود اللہ
فاولئک ہم الظالمون وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا حدود اللہ فی
القریب والبعید الخ وقال لو کانت فاطمۃ لقطعتہا کذا فی المشکوۃ۔ عجب مقام
حسرت وافسوس ہے کہ یہود نے تو آیہ رجم پر ہاتھ ہی رکھ لیا تھا اور حضرات
مقلدین کہلم کھلا حدود اللہ ہی کو اڑا دیتے ہین والی اللہ المشتکی والمجمل
یہ ہے جو صفحہ ۲۹ مین مرقوم ہے جواب مسئلہ ہشتم کا تا مسئلہ دوازدہم یہ ہے
کہ اگر انکے بعض پر حنفیہ کے عمل نہین تو معترض صاحب کو مشکل پڑے گی
اسلیے کہ کسی حدیث کی مخالفت ان مسائل مین معترض صاحب ثابت نہین
کر سکتے اس ہی وجہ سے فقط زبانی جمع خرچ پر اکتفا کی ہے انتہے حالانکہ
مسئلہ ہشتم یہ ہے کہ استمنا بالکف مفسد صوم نہین اور اگر سوائے رمضان کے تسکین
شہوت کے لیے کرلے تو امید ہے کہ گنہگار نہوگا اور مسئلہ نہم یہ ہے کہ جو کوئی چوپایہ
یا مردے سے صحبت کرے اور انزال نہو تو اسکا روزہ نہین فاسد ہوتا اور نہ
غسل اسکو چاہیے اور مسئلہ دہم یہ ہے کہ اگر کسی نے ایک کوس کے لیے سواری
کرایہ کی اور سات کوس اسپر چلا گیا تو کرایہ ایک ہی کوس کا اسکو دینا پڑیگا اور
مسئلہ یازدہم یہ ہے کہ قرآن مجید خون سے لکھنا اور مردار کی کھال پر حنفیہ کے
نزدیک قرآن شریف لکھ لینا جائز ہے اور مسئلہ دوازدہم یہ ہے کہ دارالحرب مین
حنفیہ کے نزدیک مسلمان کو حربی سے بیاج لینا درست ہے ان مسائل کا
بطلان شرعاً ایسا واضح ہے کہ ہرگز کسی عاقل کے نزدیک محتاج دلیل نہین
اہل کتاب یا تو امور مذکورہ کو گناہ کبیرہ نہین جانتے یا انکے ارتکاب سے
کسی عبادت مشروعہ مین نقصان نہین تصور کرتے دونو شق مین سے کوئی
صورت اختیار کرین ہم بے تکلف کتاب و سنت سے بطلان مسائل مذکورہ
کا ثابت کردینگے اور اگر گناہ کبیرہ ہونا اور افساد عبادت مشروعہ انکو مسلم ہے

تو سند حدیث طلب کرنی محض جہالت اور غایت سفاہت ہے بدیہیات اولیین
تنبیہ کی بہی ضرورت نہین ہوتی چہ جائکہ دلیل لیکن سوفسطائیون سے کوئی کیا کہے
ناضر بوہ لک الاجدلا بل ہم قوم خصمون وازانجملہ یہ ہے جو ص۹۵ مین مرقوم ہے
لہذا امام صاحب نے تو اس واقعہ کو قضیہ شخصیہ پر عمل کیا کہ شارع نے خلاف قیاس
کے مورد خاص شخصیہ مین جو ہماری عقل مین نہین آتا حکم فرمایا تہا اور عمل در امد
دین کا خلاف قیاس پر نہین ہوتا انتہے اولاً حدیث شریف کو قضیہ شخصیہ قرار دینا
کمال جہالت ہے کیونکہ الفاظ حدیث حسب نقل طحاوی رح من اشتری شاۃ
مصراۃ او لقحۃ مصراۃ فہو بخیر النظرین۔ ہین اور مثل آفتاب ظاہر ہے کہ یہ قضیہ
شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ مین اگر حکم جمیع تقادیر پر ہو تو کلیہ ہے اور اگر تقدیر معین پر
ہو تو قضیہ شخصیہ لیکن یہان حکم تقدیر معین پر نہین پس یہ قضیہ شخصیہ نہین
اہل کتاب نہایت جاہل و بے تمیز ہین کہ ابتک قضیہ شخصیہ اور کلیہ شرطیہ مین
فرق نہین جانتے ثانیاً شریعت حقہ مین قضیہ شخصیہ بہی بلاشبہ حجت ہے انکار
اسکا انکار بدیہیات ہے ہزارہا مسائل مین قضایا شخصیہ متحقق ہین اور فقہا
و محدثین اُسنے صدہا مسائل نکالتے ہین اگر زیادہ لیاقت نہو تو اپنے کسی
گرو گہنٹال سے مستخلص شرح کنز ہی پڑہ لو اور اگر یہ بہی نہو سکے تو قصہ حضرت
میمونہ رضی اللہ عنہا جو بابت احرام کے معروف ہے دریافت کر لو ثالثاً
ہزارہا امور شریعت حقہ مین خلاف عقل ہین۔ و مخالف قیاس لیکن تمام اہل اسلام
اُنکو بطیب خاطر بلا جبر و اکراہ قبول کرتے ہین اور ہرگز کسیطرح مُنہ نہین موڑتے
مثلاً مسح علی الخفین اعلی پر کیا جاتا ہے اور عقل و قیاس مقتضی ہے کہ اسفل پر
ہو جیسا کہ حضرت علی رض نے فرمایا لو کان الدین بالرای لکان باطن الخف
اولی بالمسح من ظاہرہ و علی ہذا القیاس۔ رابعاً مقصود اہل کتاب کا اس تقریر
پر تزویر سے ابطال شرائع ہے کیونکہ تمام شرائع مین عموماً و شریعت حقہ مین
خصوصاً اعتقادیات خلاف عقل و قیاس ہین مثل رویت بلا جہت و اثبات معاد

نقل عبارت ص۹۵ ۱۲

واثبات عذاب قبر وغیرہا پس اگر حسب مزعوم اہل کتاب عمل درآمد دین کا خلاف
قیاس نہو تو یہ سب امور اعتقادیہ محض باطل ٹہیرینگے نعوذ باللہ من الضلال ـ

وازانجملہ یہ ہے جو صفحہ ۲۴ مین موجود ہے البتہ چارون مذہب کے قصہ کا اختلاف
عجب نہین کہ حدیث سے کم ہو الخ حالانکہ یہ امر محض دروغ بیفروغ ہے منشار اسکا
یہی ہے کہ عوام الناس فقہ کو چہوڑکر حدیث شریف پر عمل نہ کرنے لگین اور مقلدین
متعصبین کے ڈہکوسلو نپر آگاہ نہو جائین ورنہ حدیث شریف مین اختلاف نہایت ہی
درجہ کم ہے اللہ ایسے حسد و تعصب سے بچائے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ٥ مبادا دل آن فرومایہ شاد ٭ کہ از بہر دنیا
دہد دین بباد ٭ **ازانجملہ** یہ ہے جو صـ ۳۱۹ مین بڑے زور شور سے لکہتے مین

اور یہ کہ قبر انکی ادائے حاجات کی غوث ہے الی ان قال پس رسول اللہ صلعم

سے بہی اس بیان سے تعین مذہب اور تقلید ائمہ مجتہدین کی ثابت ہوگئی اور

غیر مقلدون کو چون وچرا کی جگہ باقی نہین رہی ہان البتہ اسکو خواب وخیال

سمجہکر اعتبار نکرینگے لیکن رویا صالحہ کے انکار سے منکر جزو نبوت ٹہیرینگے انتہی ملخصاً
نعوذ باللہ من ہذہ الہذیان اب تو اہل کتاب اشراک فی الرسالۃ سے گزر کے
اشراک فی التوحید کرنے لگے کہ قبر جناب امام صاحب علیہ الرحمۃ کو ادائے حاجات کے
لیئے غوث قرار دیتے ہین بعض حضرات تو مزار حضرت موسی کاظم علیہ السلام کو
تریاق مجرب کہتے تہے اب ان مقلدین بیدین نے قبر مبارک جناب امام ہمام کو
غوث ٹہیرایا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون دیکہیے یہ تقلید شخصی کیا کیا خرابیان
دکہلاتی ہے ہمکو خوف ہے کہ کہین مشرکین کی طرح مقلدین بہی قبر امام اعظم
علیہ الرحمۃ کو نہ پوجنے لگین انکا جو جی چاہے مخالفت اہل حدیث مین کرین
لیکن جناب امام عالیمقام ایسے کفریات سے بالکل بری ہین بیشک قیامت
کے دن امام صاحب ان نااہلون سے اپنی ناراضی وبیزاری ظاہر کرینگے اور
سبحانک ماکان ینبغی لنا ان نتخذ من دونک من اولیاء ولکن متعتہم وآباءہم

حتے نسوا الذکر و کانوا قوما بورا فقد کذبوکم بما تقولون فما تستطیعون صرفا ولا نصرا
اور جو خواب سے استدلال مذہب معین پر بیان کیا ہے عجیب ہی حماقت ہے اسلیے کہ
اولاً خواب کسیکا نزدیک شارع کے حجت نہین چنانچہ کتب حنفیہ سیر شاہد و ناطق ہین
ع ترسم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ۔ ثانیاً یہ کہ آنحضرت نے مذہب چار فرمایے
یہ نہ فرمایا کہ ایک کی پیروی اپنے اوپر واجب ٹھیرالینا اور باقی کو چھوڑ دینا جیسا کہ
مقلدین کر رہے ہین بخلاف اہل حدیث کے کہ سب کو یکسان مانتے ہین.... ع
مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ۔ ثالثاً اگر انکار خواب سے انکار جزو نبوت بقول
آپکے لازم آتا ہے تو ہم بہت سے خواب بڑے بڑے صالحین کے رد تقلید مین پیش
کر سکتے ہین کہ شاید آپ اُنکے انکار سے بالکل نبوت ہی کے منکر بنجائین گے چنانچہ ہم
یہان پر بخیال تطویل رسالہ صرف دو خواب نقل کر کے اکتفا کرتے ہین اگر اہل کتاب
کے نزدیک خواب کا وحی من السماء و معتبر ہے تو اسپر عمل کرین اور تقلید سے کانونپر
ہاتھ دہرین ورنہ منکر نبوت بقول خود ٹھیرینگے اوّل مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہین کہ مینے جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا ۔ اول
آنچہ فرمودہ اند این بود کہ من شنیدہ ام کہ شخصے بزبان پشتو کتابے تصنیف کردہ
دران کتاب چیزے کہ موجب تحقیر من شود درج نمودہ شمارا اطلاع انیمعنی ہست یا نہ
فقیر عرض نمود کہ بندہ زبان پشتو نمیداند تا از حال کتابہاے این لغت آگاہ باشد
موافق فرمودہ تحقیق خواہم کرد باز فقیر عرض نمود کہ از مذاہب فقہا کدام یک مختار
و پسند جناب است فرمودند کہ ہیچ مذہب پسند ما نیست یا فرمودند کہ بطور ما نیست
افراط و تفریط بعمل آوردہ انتہے اور حسن صغانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مین
لکھتے ہین کہ مین طافی کو حلال جانتا تھا اور مقلدین حنفیہ اسکو نہین مانتے تھے
ایک شب مجکو زیارت رسول مقبول نصیب ہوئی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
طافی حلال ہے آپنے فرمایا کہ ہان مینے عرض کیا کہ یا حضرت یہ لوگ یعنی احناف اسکو
نہین مانتے تو آنحضرت مجھپر بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ تونے مجکو برا کہا یعنی کیون ایسے

لوگون کے سامنے میری حدیث بیان کی جو اُسکو نہین مانتے انتہے ملخصا کذا فی
مشارق الانوار۔ بھلا جن لوگون کے ایسے خیالات واہیات اور عقاید پر فساد ہون
وہ کیا جناب امام علیہ السلام کی پیروی کرینگے مقلدین اپنی روٹی کے لیئے کبھی جواز
شراب کا فتویٰ دیتے ہین کہ کہین رامپور حیدرآباد وغیرہ سے خیرات بند
ہوجائے اور کبھی اجرت زانیہ کو حلال تبلاتے ہین تاکہ اُنکے یہان کی آمدنی مین
فرق نہ آئے اور متن بے حاشیہ کے رہجائے اور کبھی کسی کی قبر کو غوث حاجات بتاتے
ہین کہ بدعتی ناخوش نہوجائین اور ہماری تعظیم دُنیوی مین فرق نہ آئے اس سے
زیادہ تر اہل کتاب نے انکار اسناد مین غلو کیا ہے تاکہ ہماری اور ہمارے ہمشربونکی
بات بلا سند عوام مان لین۔ غرض کہ **مصرع** این ہمہ از پے آنست کہ زر میخواہد کا
مضمون ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے ہی زٹلیات سے کتاب مذکور بھری ہوئی ہے
چنانچہ جوابات مفصل سے بخوبی واضح ہوگا انشاء اللہ المستعان۔ اب چند باتین
ضمیمہ سراپا ذمیمہ کی ہدیۂ ناظرین ہین۔ اولاً یہ کہ ضمیمہ سراپا ذمیمہ مین اہل کتاب نے
کوئی نئی بات نہین لکھی ہان اپنے نامہ اعمال سیاہ کرنیکو اور کاغذ سادہ تباہ
کرنیکو اپنے دلکے بخارات اور وہی مردودہ اتہامات جو جامع الشواہد وغیرہ مین چھپ چکے
تھے لکھدیے ہین چنانچہ کاشف المکائد و جامع الفوائد و عمارت المساجد و
تونس الکملۃ و کلام الاماجد وغیرہا اُسکے جواب مین شائع و ذائع ہین نازم باین بیحیائی
کہ رسائل مذکور کا جواب تو کسی با حمیت سے آج تک نہ بن پڑا مگر اعادہ اتہامات
مردودہ کا واسطے اظہار سفاہت و جہالت کے رُیہ کیا **ع** صبا بر اثر مے آید
بروے گل نگہ کردن ۞ کہ رخت غنچہ را وا کرد نتوانست طے کردن ۞ ثانیاً یہ کہ
اہل کتاب یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کو باعث معرفت خدا جانتے ہین اور
ولایت کو اُنہین محصور کرتے ہین چنانچہ صفحہ ۲۴ مین اہل حدیث پر یہ الزام دیتے
ہین۔ حالانکہ یہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہے اور خود معترض علم
معرفت سے بے بہرہ ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ و صاحبین بلکہ طبقات حنفیہ مین

کسی سے بھی یہ امر منقول نہین ہوا بلکہ علی الرغم ان جہلا کے فقہا نے اسکو کفر لکھا ہے اور قرآن و حدیث مین تو جا بجا ایسی کفریات کی نفی موجود ہے مگر کابی مذہبونکو قرآن و حدیث سے کیا بہرہ جنکو پکارتے ہین اور جنسے مدد مانگتے ہین اس مقام پر انکی بھی نہین مانتے اور کیونکر مانین سالہا سال سے تعصب کا چہرہ پر روغن پڑا ہے مٹا سکتا کوئی شیخ و برہمن کا زنگ یہ وماہذا الا شرک قبیح و کفر صریح تماشا یہ ہے کہ انگوٹھے چومنے وقت اذان کے اہل کتاب کے نزدیک موجب ثواب و باعث اجر عظیم ہین اسکو منع کرنا اور اسکی حدیث کو موضوع کہنا حماقت و جہالت ہے چنانچہ صفحہ مذکور مین لکھتے ہین حالانکہ یہ کہنا بھی بالکل حماقت اور جہالت ہے انتہے حالانکہ فعل مذکور بالاتفاق محض ناجائز ہے چنانچہ تیسیر المقال اور مقاصد حسنہ اور خیر جاری شرح صحیح بخاری اور ردّ در منتشرہ اور فتوای مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی مین مصرح ہے ورا آگا عرض اعمال و سماع موتی و استفادہ ارواح مین عجیب خبط بکا ہے چنانچہ صفحہ ۱۴۲ اسمین بہرا ہے حالانکہ عرض اعمال آنحضرت صلعم پر حدیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہین اور صدور کرامات اہل قبور سے شرعاً بے اصل ہے بلکہ محققین صوفیہ بھی اُس سے انکار محض کرتے ہین چنانچہ فصوص الحکم حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اس دعوی پر دلیل ہے اور سماع موتے فقہائے حنفیہ کے نزدیک محض باطل ہے شرح جامع صغیر سے شرح کنز تک عام شروح اور فتاوی مالامال ہین الا ما شاء اللہ سبحان اللہ اہل کتاب تقلید امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ پر کہین تو اس درجہ شیدا ہین کہ باید و شاید اور یہان امام صاحب و صاحبین بلکہ طبقات سبعہ حنفیہ کو بالائے طاق رکھا اور شرک کے رواج دینے کو بے وشرک سماع موتی و استمداد اہل قبور کے قائل ہو گئے بلکہ منکرین سماع و استمداد کو جن مین امام صاحب وغیرہ بھی داخل ہین بایں الفاظ یاد فرماتے ہین۔ خدا بچاوے ایسی سوء عقیدت اور بدگمانی سے انتہے بلفظہ واہ واہ عجیب مطلب کی محبت و تقلید مقلدین متعصبین امام ہمام کے ساتھ کرتے ہین کہ کبھی تو فرط محبت مین

قبر مبارک کو غوث قرار دیتے ہین اور کبھی بوجہ ہوائے نفسانی صاحب ممدوح کے
عقیدہ سے پناہ مانگتے ہین لاحول ولاقوة الا باللہ ع دانش اینجا متحیر خرد اینجا
لال ہست ❊ وخامساً استمداد اہل قبور کو جو منع کرے اُسکو خلاف اہل سنت بتاتے
ہین جیسا کہ صفحہ مذکور مین بطور طعن عبارت منہج المومنین نقل کرتے ہین کہ استمداد
اہل قبور سے باین طور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمائین بخلاف
شرع بلکہ موجب شرک ہے کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہتا ہے اور ادراک و
سماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہے اور نیز واسطے دعا اہل قبور کے کوئی اثر
مرتب نہین ہے پس دعا کرانا انسے لغو ہے انتہے پس یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت کے ہے
انتہے بلفظہ منشاء اس نقل عبارت سے اہل کتاب کا یہ ہے کہ موحدین استمداد اہل قبور
کو منع کرتے ہین اور ہمارے نزدیک اہل قبور سے مدد چاہنی درست ہے حالانکہ
محققین بخوبی جانتے ہین کہ یہ عقیدہ محض بدعت و گمراہی ہے جیسا کہ کہا ہے
؎ تو تا کے گور مردان را پرستی ❊ بکرد کار مردان کن درستی ❊ وسادساً یہ ہے
جو صفحہ ۲۲ مین لکھتے ہین اسیواسطے تقلید امام واحد کی واجب ہوئی انتہے
سبحان اللہ اہل کتاب کے عجیب ہوش و حواس ہین کہ کبھی کچھ کہتے ہین اور کبھی کچھ
اللہ رے تلون ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو — شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو ❊
ناظرین پر بخوبی واضح ہوچکا ہے کہ مؤلفین کتاب آپ ہی شروع کتاب کے
صفحہ ۱۰ اور ۲۲ و ۳۴ و ۳۵ مین مذمت تقلید شخصی ڈٹے شد و مد سے لکھ چکے ہین اور
اُسکے واجب جاننے والیکو غالی ٹھیرا چکے اور اس مقام پر بقول شخصے دروغگو را
حافظہ نباشد وجوب تقلید شخصی تحریر فرماتے ہین اور اُسکی سند پر ملا علی قاری
کی عبارت نقل کرتے ہین ع عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل۔ جن حضرات
کے دین و ایمان کا یہ حال ہو اور فہم و عقل کا یہ نقشہ بھلا وہ مقابلہ محققین کس
مُنہ سے کرسکتے ہین ؎ شکست و فتح تو قسمت کی ہے ولے اے میر ❊ مقابلہ
تو دلِ ناتوان نے خوب کیا ❊ وسابعاً یہ ہے کہ اہل کتاب کے نزدیک ختم پنجتن

۹؎ عبارت باینطور ہین جلد منہج المومنین صفحہ ۱۲

وسوم میت ومصافحہ جمعہ ومعانقہ عیدین ومجلس مولود شریف وعمل سقاطِ میت یہ سب درست ہین انہین سے کوئی امر بہی بدعت وضلالت نہین چنانچہ صفحہ ۴۲ مین موجود ہے حالانکہ امور مذکور جملہ محققین کے نزدیک بدعت ہین۔ کمال مقام حسرت وافسوس ہے کہ اہل کتاب نے محض واسطے طعنہ زنی موحدین اہل حدیث کے ایسے مسائل کہ جنکا بطلان تمام محققین حنفیہ بہی اپنی کتابون مین لکہتے چلے آئے ہین اختیار کیے اور مطلقاً خیال دین وایمان نکیا اور نہ کچہ اپنے مذہب کے مخالفت کا دہیان رکہا پرائی بدشگونی کے لیے اپنی ناک کٹانی ایسے ہی حماقت شعارونکا کام ہے زیادہ تر تعجب اس بات کا ہے کہ ہر ادنی واعلی نے بتقلید ایک دوسرے کی تقلیداً عمداً کی کتاب خرافات مآب پر اپنی اپنی مہر دستخط کر دیے اور کسی نے بہی قطع نظر ہفوات اصل کتاب ان کفریات پر تنبیہ نکی بلکہ بطیب خاطر جملہ مضمون کتاب ضلالت انتساب کو مثل نامۂ اعمال اپنے کے اپنی اپنی تقاریظ ومواہیر سے سیاہ کیا مرحبا تقلید ہو تو ایسی ہو کہ جس سے دین رہے نہ ایمان

ص ازان فیون کہ ساقی درمی افگندہ حریفان را نہ سرماند ونہ دستارہ مجکو

ان لوگونکی ایسی اندہی تقلید پر ایک مثل یاد آئی ہے جو بالکل حسب حال مقلدان زمانۂ حال ہے کہ ایک تیلی کے ہان ایک بیل بہت پرانا تہا اور فرط محبت سے تیلی نے اُسکا نام مانکو رکہ چہوڑا تہا قضارا بیل مرگیا تیلی مذکور نے اُسکے غم مین اپنا بہدرا کرالیا بعد چندے ایک سپاہی جو راجہ کے ہان ملازم اور تیلی کا دوست قدیم تہا حسب دستور اپنے دوست کے پاس آیا چونکہ یار کو سر منڈا پایا آپ بہی اُسیوقت اپنا بہدرا کرایا اور اُسکے بعد دریافت حال کیا تیلی مذکور نے کہا کہ مانکو مرگئے شدہ شدہ یہ خبر راجہ و خاصان راجہ تک پہنچی کہ مانکو مرگئے لہذا کل اہلکاران وکارپردازان نے مع راجہ صاحب اپنی اپنی چار ابرو کا صفایا کرالیا جب تمام شہر والونکو راجہ کے بہدرے کی خبر پہنچی تو سبہو نے بقول مشہور ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنرست بہ صفایا کرلیا اتفاقاً بعد اس واقعہ کے

راجہ صاحب اپنے محل مین تشریف لے گئے باشندگان محل نے سبب صفایا ئی چار ابرو دریافت کیا فرمانے لگے کہ مانکو مر گئے ہین ساکنان محل نے پوچھا مانکو کون تھے راجہ صاحب بولے کہ یہ تو خبر نہین سب اہلکار یہی کہتے تھے غرض کہ اب تحقیقات میان مانکو کی شروع ہوئی اورانجام کار تیلی تک پرسش کی نوبت پہنچی تیلی نے سارا واقعہ بیان کیا اُسوقت سب کے ہوش وحواس باختہ ہوئے اور نہایت ندامت و پریشانی اُٹھانی پڑی بس ایسی ہی تقلید و مقلدین کے حق مین مولانا روم فرماتے ہین ؎

بشنو این قصہ پے تہدید را	تا بدانی آفت تقلید را
از محقق تا مقلد فرقہاست	کان چو داؤدست واین دیگر صداست
نوحہ گر باشد مقلد در حدیث	جز طمع نبود مراد آن خبیث
آن مقلد صد دلیل و صد بیان	بر زبان آرد ندارد ہیچ جان
بسکہ تقلیدست آن ایمان او	روئے ایمان را ندیدہ جان او
پس خطر باشد مقلد را عظیم	از رہ رہ زن زشیطان رجیم
کور کورہ چوید از کور دگر	در چہ او بانہ افتد زود تر
منکر آن باشد کہ تقلیدی بود	دین احمد را نہ تحقیقے بود
خلق را تقلید شان بر باد داد	ہفت صد لعنت برین تقلید باد

خیر یہ جو کچھ اہل کتاب نے مخالفت شریعت حقہ کی از راہ تعصب یا جہالت کے ہے اسکا بدلہ تو منتقم حقیقی اپنے آپ سمجھ لیگا بڑا شکر واحسان مولفین ومقرظین کا محی الدین صاحب کو خصوصًا وموحدین کو عمومًا یہ ماننا چاہیے کہ بالاتفاق سب نے باوجود اس ہٹ دہرمی اور بے انصافی کے جو عادت قدیمہ اہل کتاب ہے اپنی اپنی مُہر و دستخط کرکے یہ اعتراف کیا کہ واقعی جو مسئلہ جس کتاب وصفحہ کے حوالہ سے مولف ظفر مبین نے لکہا ہے بعینہٖ اُسیطرح ہماری کتابوں مین موجود ہے ناظرین منصفین اسی ایک بات سے یقین کر سکتے ہین

کہ کون صادق القول ہے اور کون کاذب القول مقلدین نے جو بسبب تعصب
ونفسانیت کے گلابی چھ ورقہ لکھا ہے اُسمین چند اتہامات بذمہ اہل حدیث
لگائے تھے حالانکہ ایک کا بھی اُن الزامات مین سے ثبوت نہ دے سکے
ہم اسکا بڑا شکریہ ادا کرتے ہین کہ تخمیناً دو سو مقلدین نے بے چون وچرا
اعتراضات مولف ظفر المبین کو تسلیم کرلیا اور مزید تصدیق کے لیے اپنی
مہر ودستخط اُسپر کردیے والحمد للہ علی ذلک گو اب اپنے جی مین پچتائینگے
مگر اپنے ہاتہ آپ کلہاڑی مار چکے بجز ندامت وافسوس کیا فائدہ اُٹھائینگے
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؞ خمیر مایہ دُکان شیشہ گر سنگست ؞ صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیوید الدین بالرجل الفاجر حافظ خمش
کہ جوہر حق خود عیان شدہ ؞ با مدعی نزاع ومحاکہ چہ حاجتست ؞ واآخر دعونا
ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؞

تقریظ بعدیل وتاریخ بے تمثیل از علامہ زمان وفہامہ دوران معلانا مولوی محمد اکرم خانصاحب بریلوی متخلص لبید ہندوستان سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وافر ودرود متکاثر کے بعد گنہگار راثم محمد اکرم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ عالم اکمل
وفاضل اجل مقبول درگاہ رب مجید مولانا وقدوتنا مولوی عبد الحمید صاحب
عظیم آبادی دام فیضہم نے مقلدین کی فتح المبین ہزیمت آگین کا یہ پاسخ
لاجواب پسند اولی الالباب لکھا ہے کہ جس سے تمام مقلدین ضلالت قرین
اس زمانہ کے سرنگون ہین + غلطیدہ بخاک وخون ہین - جواب دندان شکن
اسکا نام ہے + کہ جس سے مقلدین کا کام ہی تمام ہے - اگرچہ یہ جواب
ساری کتاب کا بالاستیعاب نہین ہے - مختصر ہے باطول وطناب نہین ہے

مگر یہ مجمل ہی مفصل ہے۔ اس لیے کہ بحسب مثل ماقل ودل ہے۔ جسمین لفین
فتح المبین کی جا خاک اڑائی ہے۔ اور اسکی مقرظین کی عمدہ گت بنائی ہے۔
مقلدین کے جملہ قضایائے خرافات کا انفصال کیا ہے۔ تقلید کی جمیع ہزلیات
کا استیصال کیا ہے۔ واہ کیا بات ہے۔ آفرین وصلوات ہے۔ **قطعہ**

گئی اس بابنح برتر سے گل ہٹ ٭ فرنگی محل کے لقون کی گت پٹ ٭ بفریکی
اڑ گئی چہرون سے انکے ٭ خجالت سے ہوئے ہین جون سیہ پھٹ ٭۔ بیک کونسل تمو
سارے جمع قسیس ٭ رہی تقلید کی گرجا مین مرپٹ ٭ اور قطع نظر فرنگی محل کے

بعض تقلید پیشہ لوگون کی اس عجالہ نافعہ کے مولف نے اور بہت مختلف
مقامات کی تقلید پیشون کی گوشمالی بواجبی کی ہے۔ داد انکی دریدہ دہنی
کی دی ہے۔ منجملہ انکے جو ایک شخص فتح محمد نام ہے دہلی وطن شہرہ
عام ہے اسنے جو بہ شعرگوئی مذمت اہل حدیث سے منہ اپنا کالا کیا ہے
اس روسیہ کا جواب بہ اشعار اس عاجز نے دیا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ
مثلہا پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ اگر کوئی تقلید پیشہ لوگون سے اس عاجز کی
وہ نظم ملاحظہ فرمائے تو وہ الوزر علی البادی کو پیش نظر رکھکر غیظ وغضب
مین نہ آئے اپنے ہم پیشہ کے کہنے پر افسوس کھائے جی مین شرمائے ہماری
شکایت زبان پر نہ لائے اب وہ نظم آبدار جو بجواب اشعار نابکار فتح محمد
متخلص بہ مقلد معرض تحریر مین آئے ہدیہ ناظرین بے کین ہے۔ انصاف پسند و
سے امید تحسین وآفرین ہے۔ **وہو ہذا**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرض تقلید کا تجکو کریگا خوار بدمذہب ٭ ہے تجکو شرک فی الاحکام آزار بدمذہب
ہوا تقلید کی ہاتو نسے تو مردار بدمذہب ٭ نرکہہ اب تو امید زندگی زنہار بدمذہب
ہوئی تقلید یون تیرے گلے کا ہار بدمذہب ٭ قلادہ گردن سگ مین ہو جون یار بدمذہب
حدیث احمدی سے کرتا ہے انکار بدمذہب ٭ بڑا زندیق ہی تو اور بڑا بدکار بدمذہب

اری دین مین نہین تقلید جس کی ربد مذہب
یہ دست تقلید کی تجکو خدا کی مار بد مذہب
تری تقلید کے بد ہین بری اطوار بد مذہب
ہمیشہ ہوتے ہین گمراہ بہ ننگ عار بد مذہب
ہین رسوا و خجل در کوچہ و بازار بد مذہب
امام بو حنیفہ سے نہین انکو علاقہ کچھ
نکالا ہی نیا تقلید کا ان سب نے اک مذہب
احادیث و قرآن کی کرتے ہین یارو مذمت یہ
بدی خرافات کرتے اہل سنت کی ہین لیکن
خر شیطان ہین یہ انکے مقلد شک نہین آہین
کتاب آسمانی رائی کی پوتھی کو سمجھے ہین
بنے ہین بے شبہ پابند یے تقلید سے منکر
ہین کجرو منہج سنت سے یہ تقلید کے بندے
گئی ساری ہی سدھ بدھ انکی اس تقلید کے پیچھے
ہی مجنونانہ بات انکی نہین کچھ عقل سے بہرہ
بڑی سرہنگی اور عجلی ہین یہ تقلید یے ظالم
بچاری گور کے ہین ریوڑی گھونکی عاشق ہین
فدا ہین گیارہوین پر عرس میلاد و مجلس پہ
ہی مخبوط الحواس ایک ایک مقلد اور لا العقل
نہ بگڑین کیون حواس انکے یہ سمجھین کیونکر امر حق
فتور آیا نہین تیرے حواس خمسہ مین تو یون
ترا کہنا شمس ہر اک پہ مقلد مبتدع ہونا
امام بو حنیفہ کے لگا تہمت نام کو بٹہ

بطالت کا ہی بطالونکے یہ طومار بد مذہب
یہ علت اور ریلت اور یہ تحفہ ہی تجکا ربد مذہب
بنایا جسنے تجکو صورت فحشا بد مذہب
نہ اکدن بلکہ دائم بے شبہ دو چار بد مذہب
یہ ساری اہل تقلیدات ناہنجار بد مذہب
ہوائے نفس کے ہین یہ تو پیرو کار بد مذہب
ہوئی ہین مذہب سنت سے یہ بیزار بد مذہب
ہین ڈسلے اہل حق کے در پئے آزار بد مذہب
ہین اہل شیطنت کی یار اور غمخوار بد مذہب
ہین لادی پشت پر بدعت کا اپنی بار بد مذہب
گلے مین ڈالکر تقلید کی زنار بد مذہب
نصوص قاطعہ کی صورت کفار بد مذہب
خدا کے یہ نہ پیغمبر کے ہین غدار بد مذہب
بسان شیخ چلی بن گئے اکبار بد مذہب
نہین اک ذرہ جو سمجھین مآل کار بد مذہب
ہین گندی ہمین شیطان لعین کے یار بد مذہب
بڑی بے دین و مشرک ہین نہین دیندار بد مذہب
ہین گل بدعات پر جون عندلیب زار بد مذہب
نہو کیون یہ کہ ہین ایسی ہی ناہنجار بد مذہب
کہ ہین بد سنت بے جد اور بد کردار بد مذہب
مقلد ہی تخلص کیون ترا بے عار بد مذہب
ہین کرتے ہو موظاہر تری شعار بد مذہب
تو- اور تقلید انکی ہو وداہی سکا ربد مذہب

ہین فرمایا ہرگز ایک کو بھی بوحنیفہ نے
بداعمالی مین تم اپنے نہ سانون بوحنیفہ کو
نہ بگڑے ہین ہوش کیونکر الفت تقلید مین انکے
چکھادون اب مزہ مین انکو سب اہل سنت کا
ہین بد کہتے احادیث پیمبر کے اماموںنکو
بسر کو بی بتادون یعنی حق صاف صاف انکو
ہین لامذہب بتاتے پیروان حق کو یہ مردک
یہ وہ تقلید کا زہر ہلاہل پیکے سوئے ہین
ہے ان تقلیدیونکا جابجا عالم مین ایک فتنہ
ہین جھٹلاتے کتاب اللہ کو اور یہ حدیثون کو
ہے نشہ تقلید کا روز ازل سی انکی طینت مین
جہان دیکھو وہان پر اہل حق سی یہ منہ آتی ہین
کیا ہی بیحیا اس مرتبہ تقلید نے انکو
نہین شک ہے ہمین تقلید شخصی شرک اور بدعت
بنا مینگے گل سنت ہزارون سال بہی جبتک
مقلد چون گل پژمردہ ہین بستان سنت مین
الے تقلیدی اور مغفرت منہ اپنا دھو رکھو تو
ہر اک جا یہ بدست اہل حق ہان پیٹتے گئے ہین
لو یہ تقلیدیے اور اہل حق سی جنگ آرائی
مقلد مرد میدان کے نہین جو آئین میدان مین
یہ کہاتے جو تڑونکی نوک دم میدان سی جاتے ہین
برنگ موت خوک و سگ ہین مردہ آج عالم مین
بنا منصور ہے فتح المبین لکھکر میان مٹھو

کرے تقلید انکی کوئی بے تکرار بدمذہب
اری او خرمنڈو تم ہوٹے اغیار بدمذہب
شراب رائی پیکر ہین بنے سرشار بدمذہب
کہ ہین ازبس تبرائی و بدگفتار بدمذہب
سزاوار سزا ہین بر سر بازار بدمذہب
کہ ہین برگشتہ حق غیر استغفار بدمذہب
تو ہین زندیق یہ بہی اور کلاب النار بدمذہب
نہونگے حشر تک بہی تو کبہی بیدار بدمذہب
فساد و شیطنت کے ہین مدار کار بدمذہب
ہین اس لایق کہ یہ پائین سزاے دار بدمذہب
نہ بگڑینگے کبہی ہرگز رہ ہموار بدمذہب
مگر کھاتے ہین منہ کی جابجا ہر بار بدمذہب
کہ ہر جا جوتیان کہانیکو ہین طیار بدمذہب
بتا مینگے روا کیا انکو پر اشرار بدمذہب
نکالینگے نہ یہ بدعت کا دل سے خار بدمذہب
محقق باثمر ہین اور بے اثمار بدمذہب
یہ تو مردود حق اور خلد کا گلزار بدمذہب
اراذل کیطرح ایسے ہین غیرت دار بدمذہب
دکھا کر پشت جاتے ہین دم پیکار بدمذہب
ہین ذاتی ہیجڑے باندہینگے کیا ہتیار بدمذہب
کرینگے کیا کسی پر خاک اپنا وار بدمذہب
یہ کہا کر محی دین کی ضرب تلوار بدمذہب
نہ بولین کیون نبی جی ہیجواب ہر بار بدمذہب

بڑا التقلید یون نے شش جہت مین سر اُٹہا یا ہی
پڑینگے خوب ہی یہ بد مقلد عہد مہدی مین
سوائے اسپ کیا ہوتے نہین خر ملک ایران مین
نکالے جائینگے لیکن بدور حضرت مہدی
پتہ انکا نہین لگنیگا ہرگز عہد مہدی مین
مقلد بستے ہین اب گو کہ مکہ اور مدینہ مین
نکالینگے انہین جب حضرت مہدی تو یہ جاہل
بڑی چھوٹون کے جھوٹے ہین مقلد کیا کہون گویا
رکھائی جھبے سر پر اور چڑہائی داڑہیان منہ پر
بڑہاتے یہ لبونکو داڑہیان بہی یہ منڈاتی ہین
بنایا قلتبان تقلید نے بہی انکو اور قرم
روا ہی صا جو کسیکی کی خرچی انکے مذہب مین
نمازین پڑہتے ہین لے بچہ سگ گود مین ظالم
ہدایہ کے ہین شیدا قنیہ و منیہ کے عاشق ہین
نہ شُد انکو شریعت کی نہ بد انکو طریقت کی
نہ یہ حلت کو جانین اور نہ کچہ حرمت کو پہچانین
قدوری کے ہین بہوکے کید کیدانیکے گرویدہ
بنایا ہی جو وحشی جانور تقلید نے انکو
بھنڈ یلے ڈوم ڈہاڑی سنحری کُنگ سپیر دائی
دُہنے تیلی تنبولی کہٹ بُنی اور کنجڑی بہٹیارے
اسی ڈہب جملہ ہفت اقلیم کے جتنے اراذل ہین
کمینے ہین گوارا ذلت تقلید کرتے ہین
رہے دین یا کہ جائے کام کیا ہی اسبابے انکو

اُتاری جائینگے بجر جہان کے پار بد مذہب
کرینگے اپنی گر بد مذہبی اظہار بد مذہب
یون ہی مکہ مدینہ مین بہی ہین دو چار بد مذہب
سنو کہ مدینہ سے یہ کل عیار بد مذہب
پہرینگے جوتیان کہاتے ذلیل و خوار بد مذہب
مگر اُس دن نہ پائینگے وہان پر بار بد مذہب
کرینگے لشکر دجال کی بیگار بد مذہب
ہین گذابون و دجالون کے سردار بد مذہب
بری صورت بنائی پہرتے ہین بدکار بد مذہب
مقلد ہین بڑی فساق اور فجار بد مذہب
نہین زنڈی نچانے سے بہی کرتے عار بد مذہب
خمر نوشی سے بہی کرتے نہین انکار بد مذہب
بچہا کر کہال کتے کی بصد اصرار بد مذہب
یہ کیا جانین کلام سید ابرار بد مذہب
احادیث و قران کی جانین کیا اسرار بد مذہب
یہ حیوان غیر ناطق ہین بلا تکرار بد مذہب
بکیدرائی ہین مکار اور غدار بد مذہب
بسا ئین ماوراء النہر کا کہسار بد مذہب
یہی تقلید پیشہ ہین خدائی خوار بد مذہب
ہین سب بیمار یہ تقلید کے بیمار بد مذہب
یہی تقلید بدکار کہتے ہین آزار بد مذہب
خبیث الاصل ہین جو اور خبث آثار بد مذہب
ہین کتے پیٹ کے اور بندہ دینار بد مذہب

بہ تقلید زبون ایمان فروشی انکا بانا ہے
لمے زر ڈھونڈھتی ہین مردم آزار بدمذہب

رکابی مذہب اور ہین شوربا چٹ نشک نہین اسمین
مُذبذب اور ناکارہ نفاق اطوار بدمذہب

اثر ہے انمین آب گومتی کا بی شبہ یارو
مقلد لکھنؤ کے ہونگے کل سنگسار بدمذہب

مزار پاک کی کیا تمکو مردود و زیارت ہے
کہ تم تو شیخ سدو تک کے ہو زوار بدمذہب

ہٹیلی کے ہو تم اور زین خان کی قبر کے زائر
زیارات صحیحہ سے ہو تم بیزار بدمذہب

بجا ڈنکا جہانمین اتباع سنت دین کا
ہزیمت پاب اور پسپا ہین سب اکبار بدمذہب

عجائب لطف ہوگا جب قیامت کو یہ آئینگے
بذلت پابجولان ہو سر دربار بدمذہب

شقاق و ترک سنت کا جواب انکو نہ آئیگا
ٹہین گے سب حضور حضرت قہار بدمذہب

کہلے گا رنگ تقلید انپر اُسدن جبکہ کہائینگے
سقر کے طبقہ سافل مین گر کر مار بدمذہب

لقبیداب یادہ تاریخ کا کوئی نکال الیا
کہ ہون سُن جسکو پس پا اور جائین ہار بدمذہب

مُقلد کے سر و پا کاٹ اور کر نام کو بے دھڑ
کہا مُلہم نے ہین عیبی و بدکردار بدمذہب